عمار ساباطی کا بیان ہے کہ مذہب اہلِ بیتؑ کے اصول و نظریات کا مجھے کچھ بھی علم نہیں تھا اور جو بھی ان نظریات کا حامل ہوتا ہم اسے رافضی کہا کرتے تھے۔ ایک سال میں حج کیلئے روانہ ہوا تو راستہ میں روافض کی ایک جماعت سے میرا گزر ہوا اور انہوں نے مجھے اپنے پاس آنے کی دعوت دی۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ آخر یہ لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہیں جب کہ ان کے پاس جانے میں نہ تو کوئی بھلائی ہے اور نہ ہی کوئی ثواب ہے لیکن پھر بھی میں نے دل میں سوچا کہ ان کے پاس چلا جاؤں تا کہ معلوم ہو سکے یہ کیا چاہتے ہیں

بہر نوع میں ان کے پاس گیا۔ جب میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے ایک سو دینار دیئے اور کہا جب مدینہ جاؤ تو یہ ہماری طرف سے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں نذرانہ پیش کرنا۔

میں نے کہا: مجھے اس سے معاف رکھو تو بہتر ہے کیونکہ راستے میں ڈاکہ بھی پڑ سکتا ہے اور یہ رقم ضائع بھی ہو سکتی ہے۔

انہوں نے کہا: تم بے خطر ہو کر یہ رقم اپنے پاس رکھ لو تمہیں کوئی ڈاکو نہیں لوٹے گا۔

میں نے دل میں کہا چلو اس سے ان لوگوں کی بات کا تجربہ تو ہو ہی جائے گا۔

چنانچہ میں نے ان سے وہ رقم لے لی۔ ابھی ہم راستے طے کر رہے تھے کے ڈاکوں نے ہم پر حملہ کر دیا اور انہوں نے ہمارا سارا مال و اسباب لوٹ لیا۔

پھر ایک جوان ہمارے پاس آیا اور اس نے میرا نام لے کر کہا:

عمار! کیا تم بھی لُٹ گئے ؟

میں نے کہا: جی ہاں۔

پھر اس جوان نے کہا: اے اہلِ قافلہ ! تم میرے پیچھے چلے آؤ۔ ہم اس کے پیچھے چلے یہاں تک کہ وہ ایک عربی قبیلہ کے خیام کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ان لوگوں کا تمام سامان واپس کر دو۔

جیسے ہی جوان نے یہ بات کہی تو لوگ اپنے اپنے خیموں کی طرف دوڑ پڑے اور ہمارا لوٹا ہوا سامان واپس کرنے لگے۔ الغرض انہوں نے ہمارا سامان ہمیں واپس لوٹا دیا۔

سامان ملنے پر میں نے خدا کا شکر ادا کیا اور دل میں کہا کہ میں تمام قافلہ سے پہلے قبر رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاؤں گا اور وہاں بیٹھ کر خدا کی حمد بجالاؤں گا۔

بہر نوع ہم مدینہ پہنچے۔ میں تمام قافلہ والوں سے پہلے قبر پیغمبرؐ پر گیا اور میں نے وہاں آٹھ رکعات نمازِ شکرانہ پڑھنے کا قصد کیا۔ ابھی میں نے چار رکعتیں پڑھی تھیں کہ کسی نے مجھے آواز دے کر کہا:

عمار! ہم نے تمہارا سامان واپس کر دیا ہے لیکن تم نے ابھی تک ہمارے دینار ہمیں واپس نہیں کیے۔

میں نے اِدھر اُدھر دیکھا، مجھے کوئی دیکھائی نہ دیا۔ میں نے دل میں سوچا کہ یہ شیطانی خیال ہو گا۔ پھر میں اٹھا اور چار رکعت نماز ادا کی اور جیسے ہی میں نے نماز مکمل کی تو کسی نے میرے گریبان سے پکڑ کر مجھے جھنجھوڑ کر کہا:

عمار! ہم نے تمہارا سامان واپس کر دیا تھا مگر تم نے ہماری امانت ہمیں واپس نہیں کی۔

میں نے گریبان پکڑنے والے کو غور سے دیکھا تو وہ وہی جوان تھا جس نے ڈاکوؤں سے ہمیں سامان واپس دلایا تھا۔ پھر اس جوان نے مجھے یوں کھینچا جیسا کہ اونٹ کو کھینچا جاتا ہے اور میں مزاحمت بھی نہ کر سکا اور وہ جوان مجھے کشاں کشاں لیے ہوئے امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس لے آیا۔

امام علیہ السلام نے اس جوان سے فرمایا: ابوالحسن! اس کے پاس ایک ہمیانی ہے جس میں ایک سو دینار ہیں

جب میں نے یہ بات سنی تو میں نے دل میں کہا یہ لوگ خدائی الہام یافتہ ہیں کیونکہ میرے آنے سے قبل ان کے پاس نہ تو کوئی خط آیا اور نہ ہی کسی قاصد نے آکر ان کو ہماری داستان سے مطلع کیا ہے۔ ان کو کیسے معلوم ہوا کہ میرے پاس ان کی امانت کے سو دینار موجود ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے پاس صرف ایک سو دینار ہیں۔ نہ تو ان سے زیادہ اور نہ ہی کم تم وہ دینار ہمارے سپرد کر دو۔

میں نے وہ دینار آپؑ کے سپرد کیے اور میں نے آپؑ کو سلام کرتے ہوئے کہا:

السلام علیک یابن عم رسولؐ اللّٰہ

"رسولؐ خدا کے چچا کے فرزند آپؑ پر سلام ہو"

آپؑ نے فرمایا: عمار اس طرح سے نہیں۔

پھر میں نے آپؑ پر ان الفاظ سے سلام کیا

السلام علیک یابن وصی رسولؐ اللّٰہ

"وصی رسولؐ کے فرزند آپؑ پر سلام"

معجزاتِ آلِ محمدؐ (مدینۃ المعاجز)، جلد 3، صفحہ 111-114